رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمن الرحیم

Regd No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ ۔ وَمُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُہٗ اَحْمَدُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ:۔ الفضل لاہور

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

شرح چندہ

سالانہ	۲۴ روپے
ششماہی	۱۳ "
سہ ماہی	۷ "
ماہوار	۲½ "

یوم۔ جمعہ

۲۵ جمادی الاول ۱۳۷۱ھ

فی پرچہ ۱ر

جلد ۴۰/۶ ۔ ۲۲ تبلیغ ۱۳۳۱ھش ۔ ۲۲ فروری ۱۹۵۲ء ۔ نمبر ۴۶

اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ فروری۔ مکرم نواب محمد عبد اللہ خانصاحب کی طبیعت دل کی گھبراہٹ کی وجہ سے آج بھی ناساز رہی۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں۔

آٹے کی بہمرسانی کے نئے طریق پر عمل شروع ہوگیا

لاہور ۲۱ فروری۔ مخصوص اضلاع میں راشن کی دوکانوں کے ذریعہ آٹے کی بہمرسانی کی جو نئی سکیم بنائی گئی ہے۔ لاہور میں اس پر عمل شروع کر دیا گیا ہے چنانچہ ڈپوؤں کو اب آٹا زیادہ مقدار میں مہیا کیا جاتا ہے۔ راولپنڈی اور سیالکوٹ میں بھی نیا طریقہ اگلے ہفتہ سے رائج کر دیا جائے گا۔ اس کے تحت چینی کے کارڈوں پر ۱½ سیر فی کس فی ہفتہ کے حساب سے آٹا دیا جائے گا۔ اور ... سیر آٹے کی قیمت گیارہ روپے ۵ ر فی من ہوگی۔

برطانیہ ایک معیّنہ مدّت کے اندر اندر نہر سویز کے علاقے سے اپنی فوجیں واپس بُلا لیگا

اِس فیصلے میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کی مساعی کا بہت دخل ہے (الاہرام)

قاہرہ ۲۱ فروری۔ قاہرہ کے اخبار "الاہرام" نے آج خبر شائع کی ہے کہ برطانیہ نے مصر کو مطلع کر دیا ہے۔ کہ وہ ایک معینہ میعاد کے اندر اندر نہر سویز کے علاقہ سے اپنی تمام فوجیں ہٹا لے گا۔ اخبار نے مزید لکھا ہے کہ پچھلے دنوں لنڈن میں پاکستان کے وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان اور برطانوی وزیر خارجہ مسٹر ایڈن کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی۔ اس کے نتیجہ میں یہ فیصلہ ہوا ہے۔ ممکن ہے کہ ایک یا دو سال کے عرصہ میں فوجیں واپس بلا لی جائیں ۔۔۔ مصر کے وزیر اعظم علی ماہر پاشا نے ایک پریس ملاقات کے دوران میں کہا ہے کہ اگر برطانوی فوجیں نہر سویز کے علاقہ سے چلی جائیں۔ تو مصر کی اپنی فوجیں اس علاقے کا تسلی بخش طریق سے دفاع کر سکتی ہیں۔ چوہدری محمد ظفر اللہ خان مصری برطانوی جھگڑا طے کرانے کے سلسلہ میں علی ماہر پاشا سے مشورہ کرنے کے لئے اتوار کو قاہرہ پہونچ رہے ہیں۔ ان دنوں آپ ترکی کے دارالحکومت انقرہ میں ہیں۔ آج آپ نے انقرہ میں اخبار نویسوں کو بتایا کہ میں نے ترک مدبروں سے ایسے مسائل کے بارے میں بات چیت کی ہے ٭

عدالتی سب کمیٹی نے رپورٹ مرتب کر لی

لاہور ۲۱ فروری۔ مجلس دستور ساز کی عدالتی سب کمیٹی نے جس کا آخری اجلاس گزشتہ اتوار سے یہاں ہو رہا تھا اپنی رپورٹ مرتب کر لی ہے۔ اس پانچ روزہ اجلاس میں کمیٹی نے دستور ساز اسمبلی کے "تعلیمات اسلامی بورڈ" کے ممبران کے ساتھ مشورہ کیا یہ رپورٹ اب بنیادی حقوق کی کمیٹی کو بھیج دی جائے گی۔

جب تک کوئی ملک دفاع کے لحاظ سے خود مکتفی نہیں ہو جاتا۔ اس کی آزادی خطرے میں رہتی ہے (ناظم الدین)

کراچی ۲۱ فروری۔ وزیر اعظم الحاج خواجہ ناظم الدین نے آج بحری بیڑے کے لئے پہلی خشک گودی کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقعہ پر تقریر کرتے ہوئے آپ نے فرمایا جب تک کوئی ملک دفاع کے لحاظ سے خود مکتفی نہیں ہو جاتا۔ اس کی آزادی خطرے میں رہتی ہے۔ بحری بیڑے کے لئے خشک گودی تعمیر کرنے میں دراصل اس مقصد کے حصول کی طرف ایک اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ آپ نے بتایا کہ یہ گودی موجودہ بیڑے کی مرمت وغیرہ کی ضروریات کو بآسانی پورا کر سکے گی۔ اس کی تکمیل میں دو سال کا عرصہ لگے گا۔ چنانچہ ۱۹۵۴ء میں یہ کام شروع کرے گی۔ درمیانی عرصہ کے لئے ایک تیرنے والی گودی منگوائی گئی ہے۔ جو عنقریب پہونچ جائے گی۔ خشک گودی کے مکمل ہو جانے پر اسے مشرقی بنگال میں چاٹگام بھیجدیا جائے گا۔

مشرقی بنگال اسمبلی میں تحریک التواء

طلباء پر فائرنگ کے خلاف تحقیقات کا مطالبہ

ڈھاکہ ۲۱ فروری۔ مشرقی بنگال اسمبلی میں آج حزب مخالف کے لیڈر نے التوا اجلاس کی تحریک پیش کی۔ جس میں مطالبہ کیا گیا تھا کہ ڈھاکہ میں طلباء پر گولی چلنے سے جو صورت حال پیدا ہوئی ہے۔ اس کی تحقیقات کرائی جائے۔ اس فائرنگ کے نتیجہ میں جو طلباء زخمی ہوئے ہیں انہیں ہسپتال میں داخل کر دیا گیا ہے۔ ایک مسلم لیگی ممبر مسٹر عبد الرشید نے بھی مطالبہ کیا۔ کہ وزیر اعلیٰ اس تمام واقعہ کے متعلق ایک تفصیلی بیان دیں۔ وزیر اعلیٰ مسٹر نور الامین نے تحریک التوا کی مخالفت کرتے ہوئے بتایا کہ طلباء نے دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ کے باوجود پولیس کے گھیرے کو توڑ کر باہر آنے کی کوشش کی۔ نیز پولیس پر پتھر برسائے جس کی وجہ سے کئی افسر زخمی ہوئے۔ مسٹر نور الامین کی مخالفت پر کانگریس پارٹی کے ممبر اور مسلم لیگ پارٹی کے ایک رکن ایوان سے اٹھ کر چلے گئے۔

— پشاور ۲۱ فروری۔ ضلع پشاور میں اب تک ۲۳۱۸۰ من اناج کے ناجائز ذخیروں پر قبضہ کیا جا چکا ہے۔

٭ جو ترکی اور پاکستان کے باہمی مفاد سے تعلق رکھتے ہیں۔

شاہ ابن سعود کے لئے امریکی تحفہ

نیویارک ۲۱ فروری۔ امریکن آئل کمپنی شاہ ابن سعود کو خاص طرز کی بنی ہوئی بیس عدد کیڈی لک "موٹر کاریں" بطور تحفہ پیش کر رہی ہے۔ یہ کاریں ان دنوں امریکہ کے ایک مشہور کارخانے میں بن رہی ہیں۔ ان میں سے ہر کار کے چھ دروازے ہیں۔ ڈرائیور کی سیٹ کو چھوڑ کر پچھلی دو سیٹوں پر چھ آدمی بآسانی بیٹھ سکیں گے۔ ان کی کھڑکیوں وغیرہ پر ایسے شیشے لگائے جا رہے ہیں۔ کہ اندر بیٹھنے والے تو باہر کا نظارہ کر سکیں گے۔ لیکن خود پوشیدہ رہیں گے۔ ہر ہر کار میں دو برقی پنکھے۔ سورج کی تپش سے بچنے کے خاص آلات سردی سے بچنے کے لئے برقی ہیٹر اور آگ بجھانے کے آلے نصب ہوں گے۔ یہ کاریں شاہ کی موجودہ اور سالانہ ... کی استعمال میں آئیں گی (اسٹار)

بلوچستان میں تعلیمی ترقی کے لئے

۴۰ لاکھ روپے کی منظوری

کوئٹہ ۲۱ فروری۔ بلوچستان کی حکومت نے معاشرتی بہبود کے ۸۰ لاکھ روپے میں سے ۴۰ لاکھ روپے تعلیمی سہولتوں میں اضافہ کے لئے مخصوص کر دیئے ہیں۔ بلوچستان میں گورنر جنرل کے ایجنٹ میاں امین الدین نے آج گورنمنٹ سکول کے جلسہ تقسیم انعامات کے موقعہ پر اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے کہا حکومت تعلیم کو عام کرنے کے سلسلہ میں جو اقدامات کرنا چاہتی ہے۔ ۴۰ لاکھ روپے کی منظوری ان کے حق میں افتتاح کے طور پر ہے۔ انہوں نے کہا اگرچہ یہ رقم تعلیمی منصوبوں کو عملی جامہ پہنانے کے لئے کافی تو نہیں ہے۔ لیکن اس سے تعلیمی سہولتیں بہم پہونچانے میں کافی مدد ملے گی۔ جہاں اس کی مدد سے نئے سکول کھولے جائیں گے وہاں موجودہ سکولوں کی حالت کو بھی بہتر بنایا جائے گا انہوں نے عوام سے اپیل کی۔ کہ وہ ان سہولتوں سے پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کریں۔

بمبئی میں پرمٹ آفس بند کر دیا جائیگا

کراچی ۲۱ فروری۔ پاکستان نے حکومت ہندوستان کی یہ درخواست مان لی ہے کہ ۲۹ فروری ۱۹۵۲ء کو بمبئی میں پاکستان کا پرمٹ آفس بند کر دیا جائے۔ اب تک اس دفتر میں جو درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ انہیں فیصلہ کے لئے دہلی کے پرمٹ آفس میں بھیجدیا جائے گا۔

— مختصرات —

— ٹوکیو ۲۱ فروری ۵۳-۱۹۵۲ء میں جاپان نے اپنے بجٹ کا پانچواں حصہ دفاع پر خرچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ نئے بجٹ میں ۱۸ کروڑ ۲۰ لاکھ پونڈ دفاعی اخراجات کے لئے محفوظ رکھے گئے ہیں۔ (اسٹار)

— بغداد ۲۱ فروری۔ عراق عزم کر چکا ہے۔ کہ کسی حالت میں بھی حیفہ کے راستے تیل کی سپلائی دوبارہ جاری نہیں کی جائے گی۔ ۱۹۴۸ء سے اب تک عراق کو اس مقاطعہ کی وجہ سے ۳ کروڑ دینار کا نقصان ہو چکا ہے۔

— کراچی۔ ۲۱ فروری۔ عالمی ادارہ صحت کی ایک ٹیم نے پاکستان میں نہایت کامیابی سے ملیریا کی روک تھام کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کی رپورٹ ہے کہ مریضوں کی تعداد میں ۸۳.۷ فیصدی کمی واقع ہو گئی ہے۔ (اسٹار)

— لاہور ۲۱ فروری۔ گورنر جنرل ضلع ملتان کے ۲ روزہ دورے پر آج صبح بذریعہ ہوائی جہاز ملتان روانہ ہو گئے۔ اور کل شام لاہور واپس تشریف لے آئیں گے۔

— لاہور ۲۱ فروری پنجاب یونیورسٹی کمیشن نے اپنی رپورٹ مکمل کر لی ہے۔ اب یہ رپورٹ صوبائی حکومت کو پیش کی جائے گی۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

اضافہ کر کے ۳۱ مارچ تک وعدے ادا کریں!

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم اور اس کی دی ہوئی توفیق سے تحریک جدید کے دفتر اول کے جہاد کبیر میں ایک خاصی تعداد ایسے مجاہدین کی ہے جنہوں نے پہلے دس سال پورے ادا کر دینے کے بعد جب ۱۹۴۴ء کے آخر میں سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے تحریک جدید کا مالی جہاد انیس سال تک ممتد فرما دیا تو بعض دوستوں نے گیارھویں سال سے انیسویں سال تک کا چندہ تحریک جدید پیشگی ادا کرنا مناسب سمجھا۔ کیونکہ تحریک جدید کے اس روپیہ سے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کا اہم فریضہ سرانجام دیا جا رہا ہے اور جو لوگ بیرونی ممالک میں اسلام میں شامل ہو رہے ہیں اس میں ان کا بھی حصہ ہے جو اس جہاد میں حصہ لے رہے ہیں اور اس طرح خدا تعالیٰ کے فضل سے قیامت تک ثواب حاصل کرتے رہیں گے۔ اس ثواب کے مقابلہ میں ان کی قربانی کوئی حقیقت نہیں رکھتی۔ چنانچہ چودھری غلام حسن صاحب سفید پوش آف محلہ دارالفضل قادیان نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کا گیارھویں سال کا خطبہ سن کر تحریر فرمایا کہ:

"میں نے پہلے دس سال میں جس قدر روپیہ دیا اب میں اس سے زیادہ ان نو سالوں میں ادا کروں گا" چنانچہ انہوں نے اپنی طرف سے اور اپنی والدہ محترمہ مرحومہ اور اپنی اہلیہ محترمہ مرحومہ کی طرف سے ۴۶۱۵ روپیہ راہ خدا میں قربان کئے تھے۔ آئندہ نو سال کے لئے پانچ ہزار روپیہ کی رقم دینے کا وعدہ فرمایا اور ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ میں یہ رقم جلد سے جلد ادا کر دوں گا۔ لیکن اگر میں اپنی زندگی میں پوری رقم ادا نہ کر سکوں تو میری اولاد ذمہ دار ہوگی کہ وہ اس بقیہ رقم کو پورا کرے، کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قرض ہے جس کی ادائیگی سب سے پہلے ضروری ہے۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہوا کہ انہوں نے ۱۹۴۵ء اور ۱۹۴۶ء کے آخر جولائی تک پانچ ہزار ادا کر دیا۔ الحمد للہ جزاک اللہ۔ نہ صرف یہی ادا کیا بلکہ اس کے بعد جب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ہر سال کا اعلان فرماتے ہیں تو آپ اس میں مزید اضافہ کرتے رہے ہیں۔

چنانچہ آپ نے ۱۹۴۷ء تا ۱۹۴۸ء میں ۲۳۱/ روپے اور ۱۹۵۰ء میں ۵۰۰ اور اب ۱۹۵۲ء میں ۵۰ مزید دیا۔ یہ اضافہ ۲۷۸۱ ہوا۔ گویا آپ نے اپنی طرف سے اور اپنی والدہ مرحومہ اور اہلیہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے دس سال کے ۴۶۱۵/ کے بعد ۷۷۸۱ روپیہ انیسویں سال تک ادا فرمایا۔ جزاکم اللہ احسن الجزا۔ اس روپیہ کی تقسیم کے مطابق آپ نے ۹۸۲ روپیہ سال اٹھارہ میں داخل کر دیئے ہیں اور پہلے سال سے لیکر انیسویں سال تک ہر سال اضافہ ہے۔

وہ احباب جو انیسویں سال تک کا چندہ پیشگی دے چکے ہیں ان کے نام بھی عنقریب شائع کر دیئے جائیں گے۔ انشاء اللہ۔ چونکہ تحریک جدید کو اپنے بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام اور تبلیغ احمدیت کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے اس لئے جن احباب کو اللہ تعالیٰ توفیق عطا فرمائے وہ بھی اپنے سال ۱۸ میں دی ہوئی رقم میں مزید اضافہ کر کے مزید ثواب حاصل کریں۔ اور ان احباب کے نام بھی شائع کر دیئے جائیں گے۔ جنہوں نے اکتوبر ۱۹۵۱ء کے بعد اٹھارویں سال کی رقم حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے مطالبہ سال ۱۸ سے پہلے ادا کر دی تھی اور ۳۰ نومبر ۱۹۵۱ء کو یہ فہرست حضرت کے حضور میں نام بنام مع رقم پیش ہو چکی ہے۔

چنانچہ خان بہادر محمد دلاور خان صاحب آف چار باغ صوبہ سرحد نے اپنا اور اپنی بیگم صاحبہ کا سال ۱۸ کا وعدہ دو ہزار پانچ سو پچھتر روپیہ (۲۵۷۵/) کا بمعہ وعدہ کے ساتھ ہی ادا فرمایا۔ خان بہادر صاحب عام طور پر وعدے کے ساتھ اپنا اور اپنی بیگم صاحبہ کا چندہ ادا کرتے آ رہے ہیں جزاکم اللہ احسن الجزاء۔ اللہ تعالیٰ قبول فرما کر نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین۔

اسی طرح میاں محمد یوسف صاحب سابق چیف کیمسٹ روہڑی فیکٹری جنہوں نے سال ۱۸ میں اپنا وعدہ گذشتہ سال کے وعدے ۳۳۵/ سے دوگنا کر کے ۶۷۰/ کا حضور میں پیش کیا تھا کہ حضور نے فرمایا تھا کہ تحریک جدید ایک نازک دور سے گذر رہی ہے۔ اس کی آمد اس کے تبلیغی اخراجات سے بہت کم ہے۔ اس لئے مخلص احباب کو اپنے وعدے اضافہ کے ساتھ ادا کرنے چاہئیں۔ چنانچہ میاں محمد یوسف صاحب موصوف نے باوجود ملازمت سے ریٹائر ہونے کے رخصت والے زمانہ کے چندے کو قائم رکھتے ہوئے اسے دوگنا کیا اور پاکستان کے وعدوں کی آخری میعاد سے پہلے ۶۷۰ روپے کی رقم ادا کرتے ہوئے لکھا کہ:

"میرا وعدہ چندہ تحریک جدید سال ۱۸ ۶۷۰/ روپیہ تھا۔ الحمد للہ کہ یہ رقم ۱۲ فروری کو مقامی جماعت کے سیکرٹری مال کے حوالہ کر دی گئی ہے۔ جو امید کرتا ہوں کہ جلد مرکز ربوہ میں (۴)

وہ پہنچ جائے گی۔ حضور انور حضرت امیر المومنین نے میرے وعدے کو قبول فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ بھی اس ادائیگی کو قبول فرمائے اور ہر طرح اپنا فضل اور رحم فرمائے۔ آمین۔ حضور میں دعا کی درخواست کریں"۔

وکیل المال تحریک جدید

تعلیم الاسلام ہائی سکول کا نیا تعلیمی سال

(از مکرم سید محمود اللہ شاہ صاحب ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول چنیوٹ)

نیا تعلیمی سال انشاء اللہ مجلس مشاورت کے بعد شروع ہوگا۔ امید ہے اس وقت تک احباب کرام اپنے بچوں کو مسیح پاک کے قائم کردہ سکول میں داخل کروانے کا فیصلہ کر لیں گے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جس مقصد کے پیش نظر تعلیم الاسلام ہائی سکول جاری فرمایا تھا ہم اپنے طور پر اس مقصد کو پورا کرنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں۔ دوستوں کا بھی فرض ہے کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فرمان کے مطابق اپنے بچوں کو مرکزی سکول میں داخل کروانے کا اہتمام کریں اور تکلیف اٹھا کر بھی اپنے بچوں کو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور مرکز سلسلہ کے قریب بھیج کر اپنے اس فرض کو کماحقہ ادا کریں جو ان پر بحیثیت سرپرست اپنے بچوں کی تعلیم و تربیت کے متعلق عاید ہوتا ہے۔

احباب کو معلوم ہے کہ ان کے بچے صحیح طور پر تعلیم تبھی حاصل کر سکتے ہیں جب وہ شروع سال میں یہاں داخل ہو جائیں۔ بعد میں آنے والے طلباء نئے ماحول اور وقت کی تنگی کی وجہ سے ہم سے پورا فائدہ نہیں اٹھا سکتے۔ کیونکہ اس صورت میں اول تو وہ اپنی کمی کو پورا کر کے جماعت کے اوسط طلباء کے ساتھ نہیں چل سکتے۔ دوسرے ان کی وجہ سے اساتذہ پر ناواجب بوجھ پڑتا ہے۔ جس کی وجہ سے وقت پر آئے ہوئے اور پرانے طلباء کی تعلیم پر بھی اثر پڑتا ہے۔ کیونکہ اس صورت میں اساتذہ کی توجہ زیادہ تر نو وارد طلباء کی کمی پورا کرنے کی طرف رہتی ہے۔ اور بحیثیت مجموعی ہر جماعت اور اس کے نتیجہ پر ناخوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اس لئے احباب کی خدمت میں میری یہ درخواست ہے کہ وہ اپنے بچوں کو تعلیمی سال شروع ہوتے ہی بھیج دیں تاکہ ہم انہیں باقاعدہ طور پر پڑھا سکیں۔ اور ہمارے اس قومی ادارہ کی روایات اور نیک نامی قائم رہے۔

میرے مخاطب خاص طور پر ایسے والدین ہیں جو اپنے بچوں کو دسویں جماعت میں داخل کروانا چاہتے ہیں۔ ایسے احباب اپنے بچوں کو سال شروع ہوتے ہی بھیج دیں۔ بعد میں آنے والے طلباء ہم سے فائدہ نہیں اٹھا سکتے بلکہ الٹا ہماری پریشانی کا موجب ہوتے ہیں اور بعد میں باوجود اساتذہ کی انتہائی کوشش کے ناکام رہ کر سکول اور سلسلہ کی نیک نامی میں مخل ہوتے ہیں۔

نیز احباب اس امر کو بھی مدنظر رکھیں کہ اس میں شک نہیں کہ ہر قسم کے طلباء کی صحیح تعلیم و تربیت کر کے انہیں اپنے ہمعصروں کی سطح پر لانا ہمارا فرض ہے۔ لیکن اگر احباب اپنے ہونہار اور محنتی طلباء کو اپنے پاس ہی رکھ چھوڑیں اور ہمارے پاس صرف نکمے طلباء بھیجیں جن کی اصلاح سے وہ خود مایوس ہو چکے ہوں۔ تو یہ امر بجائے اپنے قومی ادارہ کو دوسروں کی نظروں میں باوقار اور بلند کرنے کے نتائج کے لحاظ سے بدنام کرنے والا ہوگا۔ ہم اپنی طرف سے ہر ممکن کوشش کر کے زیر تربیت بچوں کی اصلاح کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ دوست بھی اپنے بچوں کو شروع سال میں ہی بھیجیں اور اچھی تعلیمی حالت میں بھیجیں کہ ہماری کوشش اور ان کا روپیہ بچوں کو یہاں بھیج کر رائیگاں نہ جائے۔

اساتذہ جن کے ذمہ جماعت دہم ہوتی ہے ان پر بہت بوجھ ہوتا ہے اور بظاہر ہے کہ ایسا بوجھ وہ دیر تک نہیں اٹھا سکتے۔ اس لئے براہ کرم اپنے بچوں پر اور اساتذہ پر رحم فرماتے ہوئے پندرہ ۱۵ اپریل تک اپنے بچے بھجوا کر سکول ہذا سے تعاون فرمائیں۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دوسری تربیتی کلاس

لجنات اماء اللہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مجلس مشاورت کے معاً بعد لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام دوسری ٹریننگ کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات اماء اللہ کو چاہیئے کہ اپنی لجنہ سے ایک ایک ممبر ٹریننگ کے لئے بھجوائیں۔ یہ کلاس پندرہ روز ہوگی۔ براہ مہربانی لجنات اماء اللہ جن کو بھجوائیں ان کے نام ابھی سے بھجوا دیں تاکہ ان کے قیام کا انتظام کیا جا سکے۔

(جنرل سیکرٹری)

ضرورت ہے

دفتر وکالت مال میں ایک تربیت یافتہ، تجربہ کار، محنتی، اکاؤنٹنٹ کی ضرورت ہے۔ تنخواہ حسب لیاقت دی جائے گی۔ درخواستیں مقامی امیر یا صدر کی تصدیق کے ساتھ جلد از جلد دفتر ہذا میں پہنچ جائیں۔

وکیل المال تحریک جدید ربوہ ضلع جھنگ۔

روزنامہ — الفضل — لاہور
مورخہ ۲۲ فروری سنہ ۵۲ء

آٹے کیلئے نئی سکیم

آٹے کی تقسیم کی جو نئی سکیم تیار کی گئی ہے۔ وہ اخبارات میں شائع ہو چکی ہے۔ اس سکیم کا لب لباب یہ ہے۔ کہ حکومت نے اس امر کا بندوبست کر دیا ہے کہ لاہور میں ۱۲/۱۳ لاکھ کی آبادی کو فی کس ۳¾ چھٹانک آٹا روزانہ کے حساب سے ضرور میسر ہو جائے۔

اس سکیم کی تکمیل کے لئے پنجاب فلور ملز ایسوسی ایشن کے ترجمان کے بیان کے مطابق ۸۰ ہزار من گندم جو ایسوسی ایشن کے پاس موجود ہے۔ اس کی مقدار کو حکومت کے ریزرو سٹاک سے ۸۰ ہزار من کا اضافہ کر کے ایک لاکھ ساٹھ ہزار من گندم کر دیا گیا ہے۔ ترجمان کا کہنا ہے۔ کہ اتنی مقدار گندم کے آٹے کی بازار میں لانے سے جس سے لاہور۔ سیالکوٹ اور راولپنڈی میں سستے نرخوں پر آٹا فراہم کرنے کی سکیم بنائی گئی ہے۔ عوام کی شکایات رفع ہو جائیں گی۔ اور بازار میں آٹے کا بھاؤ بھی گرنا شروع ہو جائیگا۔

ظاہر ہے کہ ۳¾ چھٹانک آٹا ایک بالغ کے لئے صرف ایک وقت ہی کفایت بمشکل کر سکتا ہے۔

اس کمی کو پورا کرنے کے لئے پیرزادہ عبدالستار نے اپنی تقریر میں حسب سابق یہ تجویز پیش کی ہے۔ کہ عوام چاول اور دوسرے اناج سے کمی پوری کر سکتے ہیں۔ جس کی پنجاب میں کمی نہیں ہے۔ اور جہاں تک چاولوں کا تعلق ہے۔ حکومت جو پچاس ہزار ٹن فالتو چاول خریدنا چاہتی تھی۔ وہ نہیں خریدے گی۔ اس طرح چاول بازار میں بافراط مل سکیں گے۔

وزیر خوراک نے لاہور میں آٹا مہیا کرنے کی نئی سکیم کے بارے میں کہا ہے کہ

اسے راشن بندی تو نہیں کہا جا سکتا۔ کیونکہ راشن بندی میں اجناس کی قیمتوں پر کنٹرول ہوتا ہے۔ لیکن جہاں تک سکیم کے عملی پہلوؤں کا تعلق ہے۔ یہ راشن بندی کے مقابلہ میں کئی لحاظ سے بہتر سکیم ہے۔ کیونکہ اس طرح ہر کس کو کچھ نہ کچھ بہم پہنچ جائے گا۔

ہمارے خیال میں اس سکیم کو اس کی سادگی کی وجہ سے ترجیح دی گئی ہے۔ راشن بندی میں حکومت کو بہت زیادہ انتظام اور دوڑ دھوپ کرنا پڑتی۔ اس کے علاوہ اگر گندم کا نرخ مقرر کر دیا جائے۔ تو اس کا فوری نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ گندم کا آٹا بازار سے معدوم ہو جائے گا۔ اور اس کو برآمد کرانے کے لئے حکومت کو سختی اور خاصی محنت سے کام لینا پڑے گا۔ اور ممکن ہے۔ چند روز منڈی آٹے سے بالکل خالی رہے۔ جیسا کہ اب بھی کسی حد تک دیکھنے میں آتا ہے۔ کہ بہت سی دوکانوں پر آٹا نہیں مل سکتا۔

اس کے باوجود چاہیئے کہ حکومت کچھ نہ کچھ پابندیاں ضرور عائد کرے۔ مثلاً یہی پابندی شاید کسی قدر مفید ثابت ہو۔ کہ ڈپوؤں سے وہ لوگ آٹا نہ خریدیں جن کی آمدنی پانچ سو روپیہ ماہوار سے زیادہ ہو۔ تاکہ غرباء جن کا گزارہ صرف آٹے پر ہے۔ زیادہ سے زیادہ آٹا حاصل کر سکیں۔

یہ ہم نے صرف مثالاً عرض کیا ہے۔ ایسے وقت میں اصل بات جو حکومت سے بھی بڑھ کر بیوپاریوں کو مد نظر رکھنا ضروری ہے۔ وہ یہ ہے کہ ایک آزاد ملک کے لوگ جو اپنے وطن سے محبت رکھتے ہیں۔ ان کا رویہ یہ ہوتا ہے کہ وہ ایسے آڑے وقت میں نفع اندوزی وغیرہ کے جذبات کو بالکل خیرباد کہہ دیتے ہیں۔ صرف دکھاوے کے لئے نہیں بلکہ واقعتاً۔ وہ ملک و قوم کیلئے اتنی سی قربانی کرنا بالکل معمولی بات سمجھتے ہیں۔ اور انفرادی فائدہ کو اجتماعی اغراض پر قربان کر دیتے ہیں۔ اول تو ایک مسلمان ہونے کی حیثیت سے ہر بیوپاری کا اخلاقاً فرض ہے۔ کہ وہ نفع کو قومی ضروریات پر قربان کر دے۔ اور اصل قیمت سے زیادہ قیمت پر گندم یا آٹا نہ فروخت کرے۔ یہ تو دینی لحاظ سے ہے۔ ورنہ زندہ قومیں صرف وطن کے لئے اس سے بھی بڑی بڑی قربانیاں کر دیتی ہیں۔ اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ مغربی اقوام جن کو ہم خدا تعالیٰ سے دور اور مادہ پرست سمجھتے ہیں۔ وہ بھی ایسے آڑے وقت پر اس قسم کی قربانیاں بڑی خوشی سے کر دیتی ہیں۔

احتفال العلماء اور اسلامی قوانین

کراچی میں احتفال العلماء اسلام کی کانفرنس میں اسلامی دنیا کے ۳۱ علماء نے شرکت کی۔ جن میں سے ۲۱ علماء تو پاکستان کے مختلف علاقوں سے پہنچے۔ اور ۲۲ دیگر اسلامی ملکوں ایران۔ انڈونیشیا۔ عراق افغانستان۔ مصر۔ شام ہندوستان اور الجیریا وغیرہ سے تشریف لائے۔

اس کانفرنس میں جو قرار دادیں پاس کی گئی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ ایک مستقل جماعت بنام مؤتمر العلماء قائم کی جائے۔ جس کے ذمہ یہ کام بھی ہوگا۔ کہ وہ قرآن کریم کی روشنی میں اسلامی قوانین مرتب کرے گی۔ جو اسلامی ملکوں میں موجودہ قوانین کی جگہ لے سکیں۔

یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری کا کام ہے۔ اور جس قدر اہم ہے۔ اسی قدر نازک بھی ہے۔ اس ضمن میں سب سے بڑی احتیاط جو برتنے کی ضرورت ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ یہ قوانین اسلام کے نہایت وسیع اصولوں پر مبنی ہونے چاہئیں۔ اور ان میں کسی ایسی بات کی جھلک بھی نہیں ہونی چاہیئے۔ جس سے یہ قوانین مختلف اسلامی فرقوں کے مابین کسی ملک میں خانہ جنگی کی بنیاد بن سکیں۔ یا کسی خاص فرقہ کو دوسرے فرقہ پر ترجیح حاصل ہو سکے۔

ہم اس بات کو تسلیم کرتے ہیں۔ کہ قرآن کریم میں حکومتوں کی رہنمائی کے لئے بھی اصول موجود ہیں۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ اصول ایسے ہیں۔ جن کی توجیہہ میں علمائے اسلام کا باہمی اختلاف نہیں ہو سکتا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ بعض بنیادی اصول ایسے ہیں۔ جن میں تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ اور بعض ایسے ہیں۔ جن میں تبدیلی ہو سکتی ہے۔ مگر اس کے باوجود کہ بعض اصول ایسے ہیں۔ جن کے الفاظ اتنے صاف ہیں۔ کہ ان کی دو مختلف اور متضاد توجیہیں نہیں ہو سکتیں۔ مگر پھر بھی مختلف حالات کے ماتحت ان کی دو بلکہ دو سے زیادہ توجیہیں کی گئی ہیں۔ مثال کے طور پر ہم لا اکراہ فی الدین کا اصول لیتے ہیں۔ اب صاف الفاظ میں اس کے معنی یہی ہیں۔ کہ دین میں کسی قسم کا جبر جائز نہیں۔ مگر مختلف علماء نے سیاسی رجحانات کے مطابق اس کے مختلف معنی کئے ہیں۔

ایک توجیہہ تو وہ ہے۔ جو ان الفاظ سے بالبداہت نکلتی ہے۔ یعنی کسی ملک کے ہر فرد کا پیدائشی حق ہے۔ کہ وہ جو دین چاہے اختیار کرے۔ اس پر حکومت کی طرف سے کوئی جبر نہیں کیا جائیگا۔ اور اس کے ملکی حقوق سب کے ساتھ مساوی ہونگے۔ بلکہ حکومت کا یہ بھی فرض ہوگا۔ کہ کسی فرقہ یا کسی مذہب والے کو اپنے مخالف فرقہ یا فرد پر سختی یا ظلم کرنے سے سختی سے روکے۔ اور اس کے جان و مال کی حفاظت اپنے پر فرض سمجھے۔ دوسری توجیہہ جو حال کے بعض سیاسی علماء نے بھی کی ہے۔ یہ ہے کہ لا اکراہ فی الدین کے معنی یہ ہیں۔ کہ اسلام چونکہ حق ہے۔ اس لئے اس میں داخل کرنے کے لئے سختی کرنا سختی میں شمار ہی نہیں ہوتا۔ پھر بعض نے یہ توجیہہ کی ہے۔ کہ اسلام میں داخل کرنے کے لئے تو کوئی جبر اختیار نہیں کیا جا سکتا۔ البتہ اسلام سے باہر جانے کا راستہ مسدود ہے۔ جو مسلمان اسلام چھوڑ کر کوئی اور دین اختیار کرتا ہے۔ وہ واجب القتل ہے۔

ہم یہاں تفصیلاً ان گوناں گوں توجیہات کے حسن و قبح پر تو بحث نہیں کر سکتے۔ لیکن ہمیں ان توجیہات کے مابین ترجیحی فیصلہ کرنے کے لئے شریعت کا یہ اصول ضرور پیش نظر رکھنا پڑے گا۔ کہ ظاہر الفاظ کے حدود سے باہر نہ نکل نکل جائیں۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے۔ کہ علماء نے آج تک اس آیہ کی تشریح میں جو کچھ کہا ہے۔ اس کا جائزہ لینا ضروری ہے۔ مگر اس کے بھی حدود ہیں۔ اور ہمیں ان حدود سے تجاوز نہیں کرنا ہوگا۔

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ اسلام کے بنیادی ملکی، قوانین وضع کرنا کتنا نازک معاملہ ہے۔ اگر کماحقہ، احتیاط نہ برتی گئی۔ اور کسی وقتی عامل سے متاثر ہو کر کوئی فیصلہ کر دیا گیا۔ تو علماء کی تمام محنت ضائع ہو جائیگی۔

سچی بات تو یہ ہے۔ کہ احتفال العلماء کی یہ سعی بنیادی طور پر ہماری نظر میں اس لئے غلط ہے۔ کہ اس میں دیدہ و دانستہ بعض فرقوں کے علماء کو شمولیت کی دعوت ہی نہیں دی گئی۔ شاید اس کی وجہ یہ ہے کہ ان فرقوں کو جن کو دعوت نہیں دی گئی مسلمہ اسلامی فرقے نہیں سمجھا گیا۔ یہ مسلمہ اور غیر مسلمہ کی تفریق ہی بنیادی غلطی ہے۔ اور ہمیں امید نہیں کہ مؤتمر العلماء کوئی ایسا مجموعہ قوانین بنا سکے گی۔ جو تمام اسلامی ملکوں کا تو کیا ذکر کسی ایک ملک میں بھی قابل قبول ہو۔

اگر یہ درست ہے۔ جیسا کہ ہم نے قیاس کیا ہے۔ تو پہلا سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ مسلمہ اور غیر مسلمہ کی شناخت کا کیا معیار ہے۔ اور وہ کون ہے۔ جو ایک فرقہ کو تو مسلمہ قرار دے سکتا ہے۔ اور دوسرے کو غیر مسلمہ۔ اسلامی مسائل میں محض اکثریت تو کوئی چیز نہیں۔ اکثریت کا فیصلہ اکثریت کا فیصلہ ہوگا۔ نہ کہ اسلام کا۔ اس لئے جو قوانین اکثریت کے فیصلہ کے مطابق بنائے جائیں گے۔ وہ ان علماء کی اکثریت کی رائے ہوگی۔ جو اس میں شمولیت کریں گے نہ کہ اسلام کی۔ لہٰذا انہیں اسلامی قوانین کہنا سراسر غلط ہوگا۔ اور

خشت اول چوں نہد معمار کج
تا ثریا میرود دیوار کج

درخواست دعاء

میاں عبداللہ خان صاحب پہرہ دار دفتر محاسب قریباً اڑھائی ماہ سے بیمار ہیں۔ کچھ دنوں سے ان کی صحت زیادہ کمزور ہو چکی ہے۔ اور وہ احمدیہ شفاخانہ قادیان میں زیر علاج ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی صحت کیلئے دعا اور صدقات

سنت نگر لاہور۔ شکارپور (سندھ) اور کتھو والی چک نمبر ۳۱۲ ضلع لائل پور کے احباب نے نیز لجنہ اماء اللہ مردان نے سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و عافیت اور حضور کے مقاصد عالیہ میں کامیابی کے لئے اجتماعی دعا کی اور صدقات دیئے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔

پیشگوئی مصلح موعود پر ایک اجمالی نظر

(۲)

از محترمہ امۃ المجید صاحبہ ایم - اے لاہور

پیشگوئی کا مقصد

ہمارے لئے غور طلب امر یہ ہے۔ کہ اتنی عظیم الشان پیشگوئی کا مدعا و مقصد کیا ہے۔ نشانِ رحمت کی یہ پیشگوئی کل چالیس نشانات پر مشتمل ہے۔ اور جیسا کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ وہ مخالفین جنہوں نے اس پیشگوئی کی مخالفت کرکے زبان درازی سے کام لیا۔ ہلاکت کے گڑھے میں ڈالے گئے۔ پس ہمارے زمانے میں ہمارے پاس پیشگوئی مصلح موعود تبلیغ کا سب سے بڑا اور مؤثر ہتھیار ہے۔ ہم اپنے مخالفین سے کہتے ہیں۔ کہ دیکھو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کی تائید میں بہت سے آسمانی اور زمینی نشانات ظہور میں آئے۔ مثلاً کسوف خسوف ہوا۔ زلزلے آئے۔ طاعون نے غیر معمولی تباہی مچائی۔ ہمارے مخالفین کہہ سکتے ہیں۔ کہ ہم نے ان نشانات کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھا۔ چونکہ آپ لوگ کہتے ہیں۔ کہ حضرت مرزا صاحب تمام دنیا کی طرف مبعوث کئے گئے ہیں۔ اس لئے کوئی ایسا نشان ہونا چاہیئے۔ جو ہمارے زمانے میں پورا ہو۔ اور جس سے ہماری تسلی ہو جائے۔ ان کے اس اعتراض کے جواب میں پیشگوئی مصلح موعود کو پیش کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ میں تو یہ کہتی ہوں کہ یہ پیشگوئی ہم احمدیوں کی نسبت زیادہ غیر احمدیوں کے لئے ہے۔ ہم تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ہر پیشگوئی پر ایمان رکھتے ہیں۔ پس یہ پیشگوئی اپنے اندر تمام بنی نوع انسان کے لئے اتمام حجت کا رنگ رکھتی ہے۔ اور اسے مخالفین کے سامنے اس کی اصل شکل میں پیش کرنا ہمارا فرض ہے۔ اگر ہم اس پیشگوئی کو اس کی تمام تر شرائط اور ان کی وضاحت کے ساتھ سخت سے سخت متعصب انسان کے سامنے پیش کریں۔ تو وہ اس کی صداقت کا اعتراف کرنے پر مجبور ہوگا۔ مثلاً پیشگوئی میں بتایا گیا ہے۔ کہ پسر موعود سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ ہم اپنے مخالفین کو یہ چیلنج دے سکتے ہیں۔ کہ وہ ساری دنیا میں سے کوئی ایسا ایک شخص بتائیں۔ جس کی دنیوی لحاظ سے تعلیم اتنی ہو۔ جتنی کہ حضرت مصلح موعود کی ہے۔ اور وہ دنیا کے ہر قسم کے علم ہر قسم کے موضوع پر اتنی آسانی اور روانی کے ساتھ بحث کر سکتا ہو۔ جس طرح کہ حضور کر سکتے ہیں۔ اور ثبوت میں ہزاروں لیکچروں کے علاوہ ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والی کتاب تفسیر کبیر پیش کر سکتے ہیں۔ تفسیر کے چند اوراق پڑھ کر ہی انسان پر مفسر کی ذہانت واضح ہو جائیگی۔ اسی طرح خدا تعالیٰ نے فرمایا۔ "یہ فرزند صاحب دولت و اقبال ہوگا۔" دنیا جانتی ہے۔ کہ حضور اپنا تمام تر وقت دین کی خدمت میں صرف کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ نے رزق کی کشائش حضور کو عطا کی ہے۔ اسی طرح پیشگوئی کی تمام شقوں کو مخالفین کے سامنے پیش کرنا چاہیئے۔ یہاں تک کہ وہ دو باتوں میں سے ایک کہنے پر مجبور ہو جائیں۔ یا تو وہ یہ کہیں کہ یہ پیشگوئی واقعی سچی ہے۔ اور اسی طرح سے باقی تمام پیشگوئیاں بھی سچی ہیں۔ اس لئے میں احمدیت کو قبول کرتا ہوں۔ اور یا وہ یہ کہے۔ کہ پیشگوئی تو سچی ہے۔ لیکن میں احمدیت کو قبول نہیں کروں گا۔ اس صورت میں ہماری طرف سے ہمارا تبلیغی فرض ادا ہو جائے گا۔ اور اب اس کا معاملہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہوگا۔ لیکن اگر ہم اس پیشگوئی کو کما حقہ، اپنے مخالفین کے سامنے پیش نہ کریں۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کئی سعید روحوں کے کفر کی حالت میں مرجانے کا گناہ ہماری گردنوں پر ہو۔ ہمیں اپنے مخالفین کی توجہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ان الفاظ کی طرف منعطف کرانی چاہیئے۔ حضور فرماتے ہیں:۔

"یہ عاجز اب تک قریب سات ہزار مکاشفات صادقہ اور الہامات صحیحہ سے خدا تعالیٰ کی طرف سے مشرف ہوا ہے۔ اور آئندہ عجائبات روحانیہ کا ایک بے انتہا سلسلہ جاری ہے۔ کہ جو بارش کی طرح شب و روز نازل ہوتے رہتے ہیں۔ پس اس صورت میں خوش قسمت انسان وہ ہے۔ کہ جو اپنے تئیں بصدق و صفا اس ربانی کارخانہ کے حوالے کرکے آسمانی فیوض سے اپنے نفس کو متمتع کرے۔ اور نہایت بد قسمت وہ شخص ہے کہ جو اپنے تئیں ان انوار و برکات کے حصول سے لاپرواہ رکھکر بے بنیاد نکتہ چینیاں اور جاہلانہ رائے ظاہر کرنا اپنا شیوہ اختیار کر لیوے۔ میں ایسے لوگوں کو محض للہ متنبہ کرتا ہوں۔ کہ وہ ایسے خیالات کو دل میں جگہ دینے سے حق اور حق بینی سے بہت دور جا پڑے ہیں۔ اگر ان کا یہ قول سچ ہو کہ الہامات اور مکاشفات کوئی ایسی عمدہ چیز نہیں ہیں۔ جو خاص اور عوام یا کافر اور مومن میں کوئی امتیاز بیّن پیدا کر سکیں۔ تو سالکوں کے لئے یہ نہایت دل توڑنے والا واقعہ ہوگا۔ میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ یہی روحانی اور اعلیٰ درجہ کی اسلام میں خاصیت ہے۔ کہ سچائی سے اس پر قدم مارنے والے مکالمات خاصہ الٰہیہ سے مشرف ہو

جانتے ہیں۔ اور قبولیت کے انوار جن میں ان کا غیر ان کے ساتھ شریک نہیں ہو سکتا۔ ان کے وجود میں پیدا ہو

جانتے ہیں۔ یہ ایک واقعی صداقت ہے۔ جو بے شمار راستبازوں پر اپنے ذاتی تجارب سے کھل گئی ہے" (سبز اشتہار ص ۳۲ و ۳۳)

نمائندگان جماعت ہائے احمدیہ کے لئے اعلان

مالی سال رواں کے نو ماہ گذر چکے ہیں۔ اس وقت لازمی چندوں کے نو ماہ کے تدریجی بجٹ آمد کے مقابلہ میں وصولی قریباً ۲٫۳۰۰۰ روپے کم ہے۔ اس لئے نمائندگان جماعتہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اپنی اپنی جماعت کے بقایا دار دوستوں کی فہرستیں مقامی سیکرٹری صاحب مال سے حاصل کرکے ان کو خود اور بقایاجات کی ادائیگی کے لئے انہیں توجہ دلائیں اور کوشش فرمائیں کہ ایسے بقایاجات جلد از جلد دوستوں سے وصول ہو جائیں تا بجٹ کے بقایا میں جو کمی ہے وہ پوری ہو جائے۔ اس طرح جملہ عہدیدار دوستوں کی خدمت میں بھی گذارش ہے اس کمی کو پورا کرنے کی انتہائی کوشش فرمائیں۔ چونکہ ہمارے اخراجات بجٹ کو مدنظر رکھ کر کئے جاتے ہیں اس لئے ضروری ہے کہ بجٹ کو پورا کیا جائے ورنہ کئی ایسے کاموں کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہے اور اس کی ذمہ داری زیادہ تر نمائندگان پر پڑتی ہے جو بجٹ مد خرچ کی سفارش کرتے ہیں۔

ناظر بیت المال ربوہ

تبلیغِ حق کی خاطر ہم تو کھڑے ہوئے ہیں

تبلیغِ حق کی خاطر ہم تو کھڑے ہوئے ہیں
رستے میں آپ بن کر پتھر پڑے ہوئے ہیں

پرکھیگا جوہری جب کھُل جائے گی حقیقت
یہ جگمگانے والے جو نگ جڑے ہوئے ہیں!

ان خام فطرتوں کو اتنا تو مت اچھالو
چھوٹے کبھی اچھل کر یکدم بڑے ہوئے ہیں؟

یاجوج ہو کہ ماجوج اک سانپ کے ہیں دو مونہہ
دنیائے بے خدا کے یہ دو دھڑے ہوئے ہیں

حق سے شکست کھا کر ناحق تو بھاگ نکلا
ناحق پرست لیکن اب تک اڑے ہوئے ہیں

انسان کو نہ جانچو یوں اپنے معملوں میں
دل اور دماغ جیسے باہم لڑے ہوئے ہیں

مکروریا کے رخ سے تنویر اٹھ رہے ہیں
جو سر پرستیوں کے پردے پڑے ہوئے ہیں

روشن دین تنویر

مصلح موعود کی پیدائش اور اسلام کی برتری کا ظہور

از مکرم (ڈاکٹر) قاضی محمد بشیر صاحب کوٹ والے

نوٹ:۔ یہ مضمون مصلح موعود نمبر کے لئے آیا تھا۔ لیکن عدم گنجائش کی وجہ سے اب شائع کیا جا رہا ہے۔

مصلح موعود کی پیشگوئی جو بیسیوں ایسی پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔ جن کو آج ہم اپنی آنکھوں سے پوری ہوتی دیکھ رہے ہیں۔ اسلام کی صداقت کا بیّن ثبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا روشن نشان۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے منجانب اللہ ہونے کی محکم دلیل ہے۔ میں اس وقت صرف مصلح موعود کی پیشگوئی کے اس حصہ کے متعلق کچھ لکھنا چاہتا ہوں جو مصلح موعود کی پیدائش سے متعلق ہے۔ اور ناظرین کرام پر واضح ہو جائیگا۔ کہ مصلح موعود کی پیدائش ہی اپنے اندر ایسا رنگ رکھتی ہے۔ جو اسلام اور حضرت مسیح موعود کی صداقت پر شاہد ناطق ہے۔ چہ جائیکہ اور صفات خاصہ۔ جن کا ظہور ہم اپنی آنکھوں سے حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ الودود کی ذات ستودہ صفات میں دیکھ رہے ہیں

اسلام اپنی غربت و مسکنت کے تاریک ایام میں سے گزر رہا تھا۔ اسلام کی بیخ کنی کے لئے آریہ عیسائی اور خود مسلمان کہلانے والے مصروف کار تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات ہزار ہا اعتراضات کی آماجگاہ بنی ہوئی تھی۔ اور یوں سمجھا جا رہا تھا کہ اب اسلام کی زندگی محال ہے۔ کہ قادیان کی گمنام بستی سے اللہ تعالےٰ نے اس جوہر کامل کو پیدا کیا۔ جس نے آتے ہی مذہبی دنیا میں ایک طوفان پیدا کر دیا۔ اور اسلام کی مدافعت میں وہ کمال دکھایا۔ کہ اسلام پھر ایک دفعہ اپنے مصفّٰی اور نورانی چہرے سے ظہور پذیر ہؤا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مختلف پادری صاحبان برہمو صاحبان اور لیکچری صاحبان اور مولوی صاحبان کو جو خوارق و کرامات سے منکر تھے۔ رجسٹری خطوط بھیجے۔ جس میں تحریر فرمایا۔

"اصل مدعا خط جس کے ابلاغ سے میں مامور ہؤا ہوں۔ یہ ہے دین حق جو خدا کی مرضی کے موافق ہے۔ صرف اسلام ہے۔ اور کتاب حقانی جو منجانب اللہ محفوظ اور واجب العمل ہے۔ صرف قرآن ہے۔ اس دین کی حقانیت اور قرآن کی سچائی پر عقلی دلائل کے سوا آسمانی نشانوں (خوارق و پیشگوئیوں) کی شہادت بھی پائی جاتی ہے۔ جس کو طالب صادق اس خاکسار (مولف براہین احمدیہ) کی صحبت اور صبر اختیار کرنے سے بمعائنہ چشم تصدیق کر سکتا ہے۔ آپ کو اس دین کی حقانیت یا ان آسمانی نشانوں کی صداقت میں شک ہو۔ تو آپ طالب صادق بنکر قادیان میں تشریف لاویں۔ اور ایک سال تک اس عاجز کی صحبت میں رہ کر ان آسمانی نشانوں کو بچشم خود مشاہدہ کرلیں۔ ولیکن شرط نیت سے جو طلب صادق کی نشانی ہے کہ بمجرد معائنہ آسمانی نشانوں کے اسی جگہ (قادیان میں) شرف اظہار اسلام .. تصدیق خوارق سے مشرف ہو جائیں گے۔ اس شرط نیت سے آپ آویں گے۔ تو ضرور انشاء اللہ تعالیٰ آسمانی نشان مشاہدہ کریں گے۔ اس امر کا خدا تعالیٰ کی طرف سے وعدہ ہو چکا ہے جس میں تخلف کا امکان نہیں۔ . . . اور اگر آپ آویں اور ایک سال رہ کر کوئی آسمانی نشان مشاہدہ نہ کریں۔ تو دو سو روپیہ ماہوار کے حساب سے آپ کو ہرجانہ یا جرمانہ دیا جائے گا"۔

(منقول از تبلیغ رسالت جلد اول صـ۱۳)

یہ رجسٹری خطوط اطراف عالم اور ہندوستان کے چیدہ چیدہ رہنمایان اقوام کو ارسال کئے گئے۔ تا حق اپنی تمام طاقتوں کے ساتھ ظاہر ہو۔ تا وہ لوگ آسمانی نشانوں کو دیکھکر ہدایت پائیں اور اسلام کی برتری اور فضیلت کے قائل ہوں۔ اور اس یقین اور بصیرت کا اظہار کیا ہے۔ کہ یہ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے جس میں تخلف کا امکان نہیں۔ اور خدا تعالےٰ کی ہستی پر اتنا یقین ہے کہ مخالف کو دو صد روپیہ ماہوار آسمانی نشان کے مشاہدہ نہ کرنے کی صورت میں دیا جائیگا۔

آسمانی نشانوں کے دکھانے کی طرح ڈالی جا چکی ہے۔ ہر متلاشی حق کو دعوتِ عام دی جا چکی ہے۔ اب ۱۸۸۵ء میں قادیان کے معزز ساہوکاران اور بعض دوسرے ہندو صاحبان نے اپنے دستخطوں سے ایک چٹھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خدمت میں ارسال کی۔ جو کافی لمبی ہے اس میں انہوں نے خواہش کی۔ کہ ہم ایک سال کے اندر اندر یعنی ابتدائے ستمبر ۱۸۸۵ء سے ستمبر ۱۸۸۶ء تک صدق دل سے اور صحت نیت سے آسمانی نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔ چنانچہ ان کی چٹھی کے بعض اقتباسات درج ذیل ہیں:۔

(۱) "مرزا صاحب مخدوم و مکرم مرزا غلام احمد صاحب سلمہ

بعد ما وجب بکمال . . . . ادب عرض کی جاتی ہے۔ کہ جس حالت میں آپ نے لنڈن اور امریکہ تک اس مضمون کے رجسٹری خط بھیجے ہیں۔ کہ جو طالب صادق ہو اور ایک برس تک ہمارے پاس آکر قادیان میں ٹھہرے۔ تو خدا تعالےٰ اس کو ایسے نشان دوما . . اثبات حقیقت اسلام ضرور دکھائیگا۔ کہ جو طاقت انسانی سے بالاتر ہوں۔ سو ہم لوگ آپ کے ہمسایہ اور شہری ہیں۔ لنڈن اور امریکہ دونوں سے زیادہ حقدار ہیں۔ اور ہم آپ کی خدمت میں قسمیہ بیان کرتے ہیں کہ ہم طالب صادق ہیں"۔

پھر انہوں نے لکھا۔

(۲) کسی قسم کا شر یا عناد جو بمقتضائے نفسانیت یا منافرت مذہب نا اہلوں کے دلوں میں ہوتا ہے۔ وہ ہمارے دلوں میں ہرگز نہیں اور نہ ہم بعض نامنصف مخالفوں کی طرح آپ سے یہ درخواست کرتے ہیں۔ کہ ہم صرف ایسے نشانوں کو قبول کریں گے۔ کہ جو اس قسم کے ہوں کہ ستارے اور سورج اور چاند پارہ پارہ ہو کر زمین پر گر جائیں یا ایک سورج کی جگہ تین سورج اور ایک چاند کی جگہ دو چاند ہو جائیں۔ یا زمین ٹکڑے ٹکڑے ہو کر آسمان سے جا لگے۔ یہ باتیں بلاشبہ ضدیت اور تعصب سے ہیں۔ نہ حق جوئی کی راہ سے"۔

(تبلیغ رسالت جلد اول صـ۵۱)

اس کے بعد انہوں لکھا:۔

(۳) "لیکن ہم لوگ ایسے نشانوں پر کفایت کرتے ہیں۔ جن میں زمین و آسمان کے زیر و زبر کرنے کی حاجت نہیں۔ اور نہ قوانین قدرت کے توڑنے کی کچھ ضرورت ہے۔ ایسے نشان ضرور چاہئیں۔ جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہوں جن سے یہ معلوم ہو سکے کہ وہ سچا اور پاک پرمیشر بوجہ آپ کی راستبازی دینی کے عین محبت اور کرپا کی راہ سے آپ کی دعاؤں کو قبول کر لیتا ہے۔ اور قبولیت دعا سے قبل از وقوع اطلاع بخشتا ہے۔ یا آپ کو اپنے بعض اسرار خاصہ پر مطلع کرتا ہے۔ اور بطور پیشگوئی ان پوشیدہ بھیدوں کی خبر آپ کو دیتا ہے یا ایسے عجیب طور سے آپ کی مدد اور حمایت کرتا ہے۔ جیسے وہ قدیم سے اپنے برگزیدوں اور مقربوں اور بھگتوں اور خاص بندوں سے کرتا آیا ہے"۔

اور پھر میعاد کی تعین کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ہم سراسر سچائی اور راستی سے اپنے پرمیشر کو حاضر ناظر جان کر یہ اقرار نامہ لکھتے ہیں۔ اور اسی سے اپنی نیک نیتی کا قیام چاہتے ہیں اور سال جو نشانوں کے دکھلانے کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ وہ ابتدائے ستمبر ۱۸۸۵ء سے شمار کیا جاویگا جس کا اختتام ستمبر ۱۸۸۶ء کے اخیر تک ہو جائے گا"۔

اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے نشان کا مطالبہ ہو چکا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس خط کے جواب میں لکھا۔

"بعد ما وجب آپ صاحبوں کا عنایت نامہ جس میں آپ نے آسمانی نشانوں کے دیکھنے کے لئے درخواست کی ہے۔ مجھکو ملا۔ چونکہ یہ خط سراسر انصاف و حق جوئی پر مبنی ہے۔ اور ایک جماعت طالب حق نے عشرہ کاملہ ہے۔ اس کو لکھا ہے۔ اس لئے بہ تمام تر شکر گزاری اس کے مضمون کو قبول کرتا ہوں۔

(۱) اور آپ سے عہد کرتا ہوں کہ اگر آپ صاحبان ان عہود کے پابند رہیں گے کہ جو اپنے خط میں آپ لوگ کر چکے ہیں تو ضرور خدائے قادر مطلق جلشانہ کی تائید و نصرت سے ایک سال تک کوئی ایسا نشان آپ کو دکھلایا جائے گا۔ جو انسانی طاقت سے بالاتر ہو۔

(صـ۵۳ ایضاً)

(ب) آپ صاحبوں کو اجازت دی جاتی ہے کہ اگر ایک سال تک کوئی نشان نہ دیکھیں . . . . . تو بے شک اس کو مشتہر کر کے چھپوا دیں"۔ (۵۳-۵۴ ایضاً)

اقتباسات مندرجہ بالا سے یہ ثابت ہوتا ہے۔

(۱) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی صداقت کے لئے نشان دکھانیوالوں کو بلایا

(۲) ایک جماعت قادیان کے آریوں۔ ہندوؤں کی اس امر پر رضامند ہوئی کہ انہیں نشان دکھایا جاوے۔

(۳) نشان بطور پیشگوئی یا امور غیبیہ پر مشتمل ہو

(۴) نشان انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔

(۵) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نشان کا مطالبہ

(باقی صـ۷ پر)

وصایا:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں تا کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۳۲۵۶:۔ دریا خاں ولد فتح محمد صاحب قوم گرگیر پیشہ زمیندارہ عمر ۲۵ سال بیعت ۲۰-۱۲-۴۵ ساکن روشن نگر ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۱۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت غیر منقولہ جائداد کوئی نہیں۔ اس وقت بذریعہ زمینداری کاشتکاری سالانہ آمد مبلغ -/۵۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ دریا خان موصی:۔ گواہ شد عبد السلام واقف زندگی روشن نگر۔ گواہ شد غلام حیدر خان دیہاتی مبلغ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ

وصیت نمبر ۱۳۲۵۸:۔ پیر محمد ولد احمد خان صاحب قوم گرگیر پیشہ زمیندارہ عمر ۲۰ سال ساکن روشن نگر ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۱۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری غیر منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ اس وقت بذریعہ زمینداری کاشتکاری سالانہ آمد مبلغ -/۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر متروکہ جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ پیر محمد موصی:۔ گواہ شد:۔ بلوچ خان برادر موصی روشن نگر۔ گواہ شد: ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۱۱۵۸:۔ محمد شریف ولد ملک برکت علی صاحب قوم ککے زئی پیشہ تجارت عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال منٹگمری بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۷-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ اس وقت تجارت پر ہے۔ جس کی ماہوار آمد کم و بیش -/۵۰ روپے ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد بھی اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ اور اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ محمد شریف معرفت چوہدری نذیر احمد صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ منٹگمری۔ گواہ شد:۔ ظفر الاسلام انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۳۲۶۰:۔ نعیم الدین کاٹھگڑھی ولد منشی فیروز الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن روشن نگر ڈاکخانہ محمد آباد اسٹیٹ ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۷-۱۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میری آمد بذریعہ ملازمت مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز ربوہ کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میری جس قدر جائداد متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ نعیم الدین بقلم خود:۔ گواہ شد:۔ دریا خان روشن نگر۔ گواہ شد: ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۲۵۹:۔ صالحہ بیگم زوجہ سید محمد حسین شاہ صاحب عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن حال نصرت آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ نفضل بھمبر ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۷۰۰ روپیہ جو کہ بذمہ خاوند ہے۔ زیورات طلائی وزن ۲ تولے قیمت -/۲۰۰ روپیہ اور ایک نقرئی ہار وزن دس تولے قیمت -/۱۵ روپے کل میزان معہ حق مہر -/۹۱۵ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ صالحہ بیگم موصیہ۔ گواہ شد:۔ سید محسن شاہ خاوند موصیہ: گواہ شد:۔ محمد اکرم خان مینیجر نصرت آباد سندھ

وصیت نمبر ۱۱۲۵۸:۔ رحیم بی بی زوجہ بشیر احمد صاحب قوم بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۴۲ سال بیعت ۱۹۴۵ء ساکن کنری ضلع تھرپارکر سندھ۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر مبلغ -/۵۰ جو کہ خاوند سے وصول کر چکی ہوں۔ زیور ڈنڈی طلائی وزن ایک تولہ تین رتی قیمت -/۱۲۵ روپے کا میزان -/۱۷۵ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ الامتہ:۔ رحیم بی بی موصیہ گواہ شد:۔ بشیر احمد خاوند موصیہ گواہ شد:۔ ولائیت محمد سیکرٹری

وصیت نمبر ۱۳۲۵۷:۔ غلام نبی ولد چوہدری نظام الدین صاحب قوم ارائیں پیشہ ملازمت عمر ۳۵ سال بیعت ۱۹۴۰ء ساکن ناصر آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا اس وقت بسلسلہ ملازمت -/۵۶ روپے ماہوار ہے۔ میں اس کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ غلام نبی ناصر آباد اسٹیٹ: گواہ شد عبد المومن اکوٹنٹ ناصر آباد: گواہ شد:۔ سید ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۳۲۶۶:۔ سعیدہ بیگم بیوہ شیخ فیض محمد صاحب قوم شیخ بھنڈاری پیشہ خانہ داری عمر ۵۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰-۱۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ صرف مبلغ -/۵۰۰ روپیہ حق مہر کی مالک ہوں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ اگر اپنی زندگی میں کوئی اور جائداد پیدا کروں تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔ میرے ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامتہ:۔ سعیدہ بیگم موصیہ بلاک ب ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:۔ عبد الرحیم ہیڈ کلرک وکالت مال ربوہ

گواہ شد:۔ عبد القدیر بلاک ب ربوہ ضلع جھنگ

وصیت نمبر ۱۳۲۶۴:۔ برکت بی بی بیوہ چوہدری محمد الدین صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۲۵ء ساکن ڈگری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا اس وقت وظیفہ ماہوار جو میرے لڑکوں کی طرف سے ملتا ہے۔ مبلغ -/۲۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اس پر بھی اور نیز جو جائداد میرے مرنے کے بعد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ برکت بی بی موصیہ ڈگری ڈاکخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ گواہ شد:۔ سید ولائیت شاہ انسپکٹر وصایا۔ گواہ شد مشتاق احمد فرزند موصیہ:۔

وصیت نمبر ۱۳۲۶۳:۔ نسیم اختر بنت حکیم سردار محمد صاحب قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ڈاکخانہ خاص ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۱۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ سکانٹے طلائی وزن تولہ -/۹۰ روپے۔ نقد -/۱۰۰ روپیہ۔ کل -/۱۹۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کروں۔ تو اس رقم یا اس جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ہوگی۔ الامتہ:۔ نسیم اختر موصیہ گواہ شد: حکیم سردار محمد والد موصیہ

گواہ شد:۔ سید ولائیت شاہ انسپکٹر بیت المال۔

وصیت نمبر ۱۳۲۶۲:۔ محمد لطیف احمد ولد چوہدری محمد شفیع صاحب قوم ارائیں پیشہ تجارت عمر ۲۵ سال پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۲-۱۲-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک عدد دلو دل معہ انجن مبلغ -/۳۱۰۰ روپیہ۔ ایک عدد کولہو -/۷۰۰ روپیہ میزان -/۳۸۰۰ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرا گذارہ ماہوار آمد -/۱۰۰ روپیہ پر ہے۔ تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ نیز میرے متروکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ محمد لطیف احمد موصی گواہ شد:۔ سید ولائیت شاہ

گواہ شد:۔ حکیم فتح محمد سیکرٹری جماعت احمدیہ

وصیت نمبر ۱۰۱۷۱:۔ قائم خان ولد چوہدری بشیر محمد صاحب قوم راجپوت پیشہ زمیندارہ عمر ۴۵ سال پیدائشی احمدی بمقام حال مانگا ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ براستہ کلاسوالہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳-۷-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ موجودہ وقت میں -/۱۵۰ روپیہ سالانہ آمد بصورت کاشتکاری کے ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

العبد:۔ قائم خان موصی۔ گواہ شد اللہ رکھا سیکرٹری مال مانگا

گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۹۲۳:۔ غلام زید ولد بلند خان صاحب قوم راجپوت پیشہ کاشتکاری عمر ۳۰ سال پیدائشی احمدی ساکن مانگا ڈاکخانہ قلعہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳-۱-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اراضی تعدادی آٹھ گھماؤں مشرقی پنجاب میں رہ گئی ہے۔ میرا گذارہ اس وقت ۵ گھماؤں الاٹ شدہ اراضی کی آمد مبلغ -/۲۰۰ روپیہ سالانہ پر ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد جو جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: غلام زید موصی: گواہ شد: مبارک احمد بمقام مانگا۔

گواہ شد:۔ خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۱۱۶:۔ عبد الرحمن ولد چوہدری حاکم خان صاحب قوم راجپوت پیشہ واقف زندگی عمر ۳۳ سال پیدائشی احمدی ساکن کٹڑہ ضلع ہوشیارپور حال مبلغ جماعت احمدیہ مقیم لندن بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۱۲-۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت کوئی زرعی جائداد نہیں۔ گذارہ کے لئے اس وقت ۶ پونڈ ماہوار تحریک جدید کی طرف سے بطور الاؤنس ملتے ہیں۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور انشاء اللہ ماہ بماہ اس کو ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میرے مرنے کے وقت کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:۔ چوہدری عبد الرحمن خان واقف زندگی۔

63 Mil Rose Road London

S. W. 18

وصیت نمبر ۱۲۲۴۵:۔ ظفر اللہ خان بی۔اے ولد چوہدری فضل احمد صاحب قوم وڑائچ پیشہ زمیندارہ عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن موضع بھٹی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودہا۔ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۳-۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں میری کوئی جائداد نہیں۔ ماہوار آمد -/۱۲۱ روپے ماہوار کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد:۔ ظفر اللہ خان بی اے چک نمبر ۹ شمالی تحصیل بھلوال ضلع سرگودہا: گواہ شد:۔ مہر الدین چک نمبر ۹۔

گواہ شد:۔ محمد شجاعت علی انسپکٹر بیت المال

وصیت نمبر ۱۳۲۹۴:۔ اصغری بیگم زوجہ چوہدری رشید احمد خان صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ملتان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۰-۵۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ زیورات مالیتی -/۲۰۰۰ روپیہ حق مہر بذمہ خاوند مبلغ -/۷۰۰ روپیہ کل جائداد -/۲۷۰۰ روپیہ ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ:۔ اصغری بیگم بقلم خود گواہ شد غلام احمد خان ایڈووکیٹ گواہ شد:۔ رشید احمد خان خاوند موصیہ ہیڈ ماسٹر گورنمنٹ ہائی سکول کمالیہ ضلع لائلپور

مصلح موعود کی پیدائش

(بقیہ صفحہ ۵)

کرنے والی جماعت کا مطالبہ منظور کر لیا۔

(۶) ستمبر ۱۸۸۵ء سے ستمبر ۱۸۸۶ء تک کا عرصہ ایک سال نشان دکھانے کے لئے میعاد مقرر ہوئی۔

(۷) یہ نشان اسلام کی حقانیت کے اثبات کے لئے تھا۔ تا دینِ اسلام کا شرف لوگوں پر ظاہر ہو۔

اور یہ بھی روز روشن کی طرح واضح ہو گیا۔ کہ کس قدر محکم یقین کے مقام پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے ہیں۔ اور آپ کو اپنے اللہ تعالیٰ پر کیسا یقین ہے کہ آپ ایک سال کی میعاد مقرر کرتے۔ اور پھر دو صد روپیہ حرجانہ دینا منظور کرتے ہیں۔ سب سے پہلے یہی ایک خبر ہے۔ یہی یقین محکم اور تعلق باللہ ہے۔ جو اسلام کی حقانیت کی دلیل ہے۔ ساری دنیا اور دنیا کے مخالفین کو اس انداز سے سامنے بلانا اور ایسے نشان کے دکھانے کا اقرار جو انسانی طاقتوں سے بالاتر ہو۔ خود آپ کی اعلیٰ روحانیت کے مقام کو واضح کرتا ہے۔ کاش حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالفین تدبر سے کام لیں۔ یوں معلوم ہو رہا ہے۔ کہ خدا اور اس کے اس مقدس انسان میں اتنی گہری اور راز کی باتیں ہیں۔ کہ وہ خدا اپنے محبوب کی خاطر یقینی طور پر ایسا نشان دکھائے گا۔ تا دنیا جان لے کہ کہنے والا میرا ہی فرستادہ اور میرا ہی محبوب ہے۔

اب لوگ منتظر ہیں کہ قدرت الٰہی سے کیا پیشگوئی ظہور میں آتی ہے۔ اسلام کا جری پہلوان اپنے خدا کے حضور سربسجود ہو جاتا ہے۔ اور مخالف دنیا کی آنکھیں انتظار میں لگ گئی ہیں۔ یہ سماں بھی عجیب سماں تھا۔ ایک طرف یقین محکم ہے۔ اور اس کے لئے اپنے مالک کے آگے عجز و بکا۔ اور اس کے ساتھ ہی اسلام کی فتح کے دن کی سربلندی اور دوسری طرف خوف و ہراس کہ اگر ایسا نشان ایک سال کے اندر ظاہر ہو گیا۔ تو ہمارا دین جھوٹا قرار پائے گا۔ اور اسلام کی فضیلت دنیا پر واضح ہو جائے گی۔ ہاں ان حضرت مسیح موعودؑ کے ہمدردوں کی کیا حالت ہو گی۔ جو اس یقین سے تو بھرے تھے کہ ضرور نشان ظاہر ہو گا۔ لیکن ایک سالہ میعاد اور اس نشان کا ظہور ان کے دلوں میں بھی ایک ہیجان پیدا کر رہا تھا۔ (باقی)

چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا ترکی میں

پرتپاک خیر مقدم

چودھری محمد ظفر اللہ خاں وزیر امور خارجہ حکومت پاکستان آج کل سرکاری مہمان کی حیثیت سے ترکی کا دورہ کر رہے ہیں۔ مسٹر محمد اسد اور پاکستان کے نائب سفیر میر محمد شیخ کے ہمراہ آپ استنبول سے یہاں پہنچے۔ ترکی کے صدر اور وزیر اعظم کی جانب سے وزیر امور داخلہ۔ وزیر امور خارجہ کی جانب سے سکرٹری وزارت امور خارجہ انقرہ کے گورنر اور میئر کے نمائندوں۔ کناڈا۔ ناروے۔ فنلینڈ۔ ہندوستان۔ شام۔ مصر اور دیگر ممالک کے سفارتی نمائندوں گیریزن کمانڈر ڈائرکٹر تحفظ اور پاکستانی سفارت خانہ کے افسروں نے چودھری محمد ظفر اللہ خاں کا خیر مقدم کیا۔

آنریبل وزیر امور خارجہ نے ایک گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ بینڈ نے ترکی کا قومی ترانہ بجایا۔ ایک بڑے مجمع نے تالیاں بجا بجا کر ان کا خیر مقدم کیا۔ بعد ازاں انہوں نے کمال اتاترک کے مزار پر پھول چڑھائے۔ جہاں پولیس نے گارڈ آف آنر پیش کیا۔

کل صبح استنبول کے ہوائی اڈہ پر پہنچنے کے بعد گورنر اور میئر کے نمائندوں ڈائرکٹر تقریبات۔ پاکستان کے نائب سفیر اور دیگر حکام نے آنریبل وزیر خارجہ کا خیر مقدم کیا۔ موصوف نے گورنر اور میئر سے ملاقات کی اور تاریخی مقامات دیکھے۔ گورنر نے آنریبل وزیر موصوف کی خدمت میں ایک مشہور ترکی خوش نویس کی قدیم تحریر بطور تحفہ پیش کی۔

وزیر امور خارجہ نے حیدر پاشا اسٹیشن پر گارڈ آف آنر کا معائنہ کیا۔ اور گورنر۔ استنبول کے میئر فوج کے کمانڈر۔ گیریزن کمانڈنٹ اور دیگر حکام نے انہیں الوداع کہا۔ وزیر امور خارجہ جمعہ ۲۲ فروری کو ہوائی جہاز سے بیروت روانہ ہوں گے۔

تصحیح:۔ الفضل ۱۲ فروری کے صفحہ ۲ پر جو نظم ”زندگی بے کیف ہے اے قادیاں تیرے بغیر“ کے عنوان سے شائع ہوئی تھی۔ وہ محمد ذکریا صاحب طاہر متعلم تعلیم الاسلام کالج کی تھی۔ نام غلطی سے رہ گیا تھا۔

مصلح موعود کے بابرکت وجود سے فائدہ اٹھاؤ۔ اور اپنے اندر پاک تبدیلی پیدا کرو

سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب اور شیخ بشیر احمد صاحب اور دیگر مقررین کی تقاریر

لاہور ۲۰ فروری۔ انٹر کالجیئیٹ ایسوسی ایشن اور جماعت احمدیہ لاہور کے زیر اہتمام یوم مصلح موعود کی تقریب کے موقعہ پر آج تعلیم الاسلام کالج ہال میں ایک تقریری مقابلہ اور پبلک جلسہ کا انعقاد کیا گیا۔ جلسہ کی صدارت مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء اور بعد ازاں شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے کی۔ پہلے کالجوں کے طلباء کا ایک تقریری مقابلہ ہوا تقاریر کا موضوع "پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ہیں"۔ تھا۔ اس مقابلہ میں سات طلباء نے حصہ لیا۔ جن کے اسماء درج ذیل ہیں۔ (۱) محمد امجد صاحب انجینئرنگ کالج لاہور (۲) سید احمد صاحب انجینئرنگ کالج لاہور (۳) ملک سیف اللہ صاحب انجینئرنگ کالج (۴) منور الدین صاحب لاء کالج (۵) گلزار احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج (۶) سمیع اللہ صاحب تعلیم الاسلام کالج (۷) عبد الوحید سلیم صاحب تعلیم الاسلام کالج لاہور۔ اول الذکر تین اصحاب علی الترتیب اول دوم سوم آئے۔

چوہدری اسد اللہ خان صاحب

تقاریر پر تبصرہ کرتے ہوئے صدر جلسہ مکرم چوہدری اسد اللہ خان صاحب نے کہا کہ مصلح موعود ان نشانات کے ذریعہ پہچانا جانا تھا۔ جو پیشگوئی برولادت مصلح موعود میں بیان کئے گئے تھے۔ ان نشانات میں ایک نشان "تین کو چار کرنے والا" بھی ہے۔ ضروری نہیں کہ یہ نشان ایک ہی حیثیت سے پورا ہو۔ یہ نشان مختلف نوعیتوں کے لحاظ سے پورا ہو چکا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے پہلے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تین لڑکے پیدا ہو چکے تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب۔ مرزا فضل احمد صاحب۔ بشیر اول۔ بشیر اول کے بعد آپ پیدا ہوئے۔ اور اس طرح سے آپ تین کو چار کرنے والے ٹھہرے۔

ایک اور لحاظ سے بھی یہ نشان پورا ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگی میں آپ کے تین لڑکے آپ کی بیعت میں شامل تھے مگر سب سے بڑے لڑکے مرزا سلطان احمد صاحب آپ کی بیعت میں شامل نہیں تھے۔ مرزا سلطان احمد صاحب نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے عہد میں آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ اور اس طرح حضور ایدہ اللہ تعالےٰ تین کو چار کرنے والے ٹھہرے تین کو چار کرنے کا نشان اس لحاظ سے بھی پورا ہوا کہ اسلام کو سربلند کرنے کے لئے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے پہلے تین مرکز قائم ہوئے تھے۔ مکہ۔ مدینہ اور قادیان۔ حضور کے ذریعہ اسلام کی شان کو ظاہر کرنے کے لئے ایک چوتھے مرکز ربوہ کا قیام عمل میں لایا گیا۔

مکرم چوہدری صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کی ایک اور شق مظہر الحق والعلاء پر روشنی ڈالتے ہوئے یہ ثابت کیا کہ حضور کس طرح دعاوی کے رو سے اس کے مصداق ثابت ہوتے ہیں۔

مکرم چوہدری صاحب کے بعد خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل نے حضرت المصلح الموعود اور قیام توحید کے موضوع پر تقریر کی۔

خورشید احمد صاحب اسسٹنٹ ایڈیٹر الفضل

آپ نے بیان کیا کہ الہام "وہ دنیا میں آئیگا اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا"۔ میں روح الحق کی برکتوں سے مراد اللہ تعالےٰ کی توحید ہے۔ گویا مصلح موعود کی ایک بہت بڑی علامت یہ ہے۔ کہ وہ توحید الٰہی کو قائم کرے گا۔ قرآن مجید میں بھی جہاں سلسلہ خلافت کا ذکر ہے۔ وہاں خلفاء کی علامت یہ بتائی گئی ہے۔ کہ وہ نہ صرف یہ کہ توحید پر قائم ہوں گے۔ بلکہ دوسروں کو بھی توحید کے صحیح مقام سے آشنا کرنے کی کوشش کریں گے آپ نے مختلف واقعات کو پیش کرتے ہوئے ثابت کیا۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی ۶۳ سالہ زندگی ایک کھلی کتاب کی طرح دنیا کے سامنے موجود ہے۔ حضور نہ صرف یہ کہ شرک کی باریک در باریک راہوں سے بھی کلی طور پر دور رہے ہیں۔ بلکہ جماعت کو بھی ہمیشہ توحید الٰہی قائم کرنے پر زور دیتے رہے ہیں۔

مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے

مکرم صوفی بشارت الرحمٰن صاحب ایم۔ اے پروفیسر تعلیم الاسلام کالج لاہور نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں سے اس بات کا ثبوت پیش کیا۔ کہ اس پیشگوئی کے مصداق حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ہیں۔ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی متعدد تحریرات کو پیش کر کے ثابت کیا کہ (۱) ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی میں دو لڑکوں کے پیدا ہونے کی پیشگوئی تھی (۲) مصلح موعود کو بشیر اول کے معاً بعد بلا توقف پیدا ہونا تھا۔ اور وہ حضرت محمود ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ہیں۔ (۳) غیر مبائعین کے دعوے کے علی الرغم وہ مصلح موعود آپ ہی کے فرزندوں میں سے ہوگا۔ اور ۳۰۰ سال بعد پیدا نہیں ہوگا۔ بلکہ ۲۲ مارچ ۱۸۸۶ء کے اشتہار کے بموجب ۹ سال کے اندر اندر آپ سے پیدا ہونا تھا

مکرم شیخ نور احمد صاحب وکیل

جناب شیخ نور احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی وکیل نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ مصلح کے لغوی معنے ہیں فساد کی اصلاح کرنے والا۔ اس لحاظ سے مصلح موعود حضور ایدہ اللہ تعالےٰ ہی ٹھہرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بعد سب سے بڑا فساد اس وقت اٹھا۔ جب حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی اور جماعت کے ایک حصہ نے حضور علیہ السلام کی نبوت اور خلافت کا انکار کر دیا۔ اس وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہی اس فتنہ کی سرکوبی فرمائی۔ تقسیم ملک ایک ایسا حادثہ عظیم تھا۔ جبکہ بڑے بڑے اعلےٰ دماغ والے بھی اپنا توازن برقرار نہیں رکھ سکے۔ لیکن اس خطرناک حالت میں حضور ایدہ اللہ تعالےٰ نے ایک بے سروسامان جماعت کو اس طوفان عظیم سے صحیح سالم نکال لائے اور یہاں آکر اس کے لئے ایک نیا مرکز قائم فرما دیا یہ تمام امور حضور کے مصلح موعود ہونے کا یقینی ثبوت ہیں۔

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوۃ و تبلیغ نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب مجھے یوم مصلح موعود کے جلسہ میں تقریر کرنے کے لئے کہا گیا تو مجھے بیروت کے ایک عالم کا ایک قول یاد آ گیا۔ اس نے ایک مرتبہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے کہا تھا کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سال بھر میں ایک دن پیدا ہوتے ہیں۔ سال کے ۳۶۴ دن حضور کا خیال ہمارے ذہنوں سے بالکل غائب رہتا ہے۔ صرف سیرت النبیؐ کے جلسہ کے دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا خیال ہمیں ہمارے ذہنوں میں آتا ہے۔ آج جماعت احمدیہ یوم مصلح موعود منا رہی ہے۔ اور ہر جگہ اس پیشگوئی کو جماعت کے ذہنوں میں مستحضر کیا جا رہا ہے۔ لیکن اگر جماعت احمدیہ اپنے اندر نیک صلاحیتیں پیدا نہیں کرتی تو ہمارے جلسوں اور غیر مسلموں کے جلسوں اور ہمارے جلسوں اور غیر مسلموں کے جلسوں میں کوئی فرق نہیں رہتا۔

مکرم شاہ صاحب نے فرمایا کہ یہ بہت اچھی بات ہے۔ کہ ہم لوگوں کے سامنے اسلام کا نام پیش کریں۔ بار بار یوم مصلح موعود منائیں۔ لیکن محض یہ دن منانا ہرگز ہمیں فائدہ نہیں پہونچا سکتا۔ اور نہ ہی ہماری باتوں کا لوگوں پر اثر ہو سکتا ہے۔ جب تک ہم اپنی زندگیوں میں ایک صلاحیت پیدا نہ کریں ہمیں اپنے اندر ایک پاک تبدیلی پیدا کرنی چاہیئے۔ تاہم دنیا کو کہہ سکیں کہ خدا تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کا نام مصلح موعود رکھا ہمیں دیکھ لو اننی من المسلمین

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ

مکرم شاہ صاحب کی تقریر کے بعد صدر جلسہ جناب شیخ بشیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ لاہور نے اپنی اختتامی تقریر میں بیان فرمایا۔ کہ میں جو کچھ کہنا چاہتا تھا۔ وہ مکرم شاہ صاحب نے بیان فرما دیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ خدائی سلسلوں کے کام تقوےٰ اللہ پر مبنی ہوتے ہیں۔ اسی غرض کو لے کر وہ اجتماعوں کی تقریب پیدا کرتے ہیں۔ ہم لوگ جو یہاں جمع ہوئے ہیں۔ ہمارا بھی مقصد یہی تقوےٰ اللہ ہے۔ سو اگر آج کا جمع ہونا رسماً نہیں بلکہ حقیقت ہے۔ تو ہم میں سے ہر شخص اس بات کا شاہد ہوگا کہ مصلح موعود کی پیشگوئی یہی ہے۔ لیکن اگر اس جلسہ شریک ہونے والا دنیا کو اپنا مقصود قرار دیتا ہے۔ وہ ہمہ تن دنیا پر ہی گرتا ہے۔ تو اس کا شریک ہونا رسماً ہے۔ وہ خدا تعالےٰ سے قرب حاصل نہیں کر سکتا۔ میں صرف اتنا کہنا چاہتا ہوں۔ کہ آؤ ہم پختہ عزم کر لیں۔ کہ دنیا ہماری نظروں میں ہیچ ہے۔ خدا ہی ہمارا مقصود و مطلوب ہے۔ ہم عہد کر لیں۔ کہ احمدیت کا ہر شخص اس بات کا ثبوت ہو گا۔ کہ ہمارا خدا ایک زندہ خدا ہے

مکرم شیخ صاحب کی تقریر کے بعد مقابلوں میں اول دوم سوم رہنے والے طلباء کو مکرم شاہ صاحب نے انعامات تقسیم کئے۔ اور دعا کے بعد جلسہ برخاست ہوا

(سٹاف رپورٹر)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴